

الفصل

روزنامہ لاہور جمعہ

یکم جنوری ۱۹۵۲ء

جلد ۲۸، نمبر ۱۳، تاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۵۲ء نمبر ۱۳

حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی تشویش ناک علالت

ان حضرات میں زلیخا بنت ابی امیہ صاحبہ ام المومنین تھیں۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا ایک عرصہ سے بیمار تھیں اور کمزوری بھی کافی ہو چکی تھی۔ لیکن اب دو تین ہفتے سے حالت زیادہ تشویش ناک ہو رہی ہے۔ ایک طرف تو بخار رہتا ہے لگا ہے۔ جو مسلسل تو نہیں (جیسا کہ الفضل میں غلام کواریہ میری تاریخ کا ترجمہ چھپا ہے) مگر اپنے غیر معمولی آثار پڑھاؤ کی وجہ سے خطرہ کا موجب بنا رہتا ہے۔ یعنی بھی درجہ حرارت

سیدنا حضرت امیر المومنین اید اللہ تعالیٰ بحیثیت دیوبند تشریف لے آئے

محکم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تاریخ مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۶ مارچ (پیر) سیدنا حضرت امیر المومنین اید اللہ تعالیٰ بقصر العزیز منہ الہیت کج بخیر دعائیت ربوبہ تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ

ایک سو یا ایک سو ایک تک پہنچ جاتا ہے جو اس عمر اور اس حالت میں تشویش ناک ہے۔ اور کبھی درجہ حرارت نارمل سے بھی کافی نیچے گر کر دوسری طرف کا خطرہ پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اور دل پر بھی اثر ہے اور انھوں میں عشرت کی کمی کیفیت ہے اور پاؤں پر درم ہے

علاوہ ازیں بھی اسپتال اور بھی قبض کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور گاہے گاہے بے بسی ہو جاتی ہے۔ خوراک بہت ہی کم ہوتی ہے۔ اور اشتہاء تو عموماً بالکل مفقود ہے یہ تمام علامات فکر پیدا کرنے والی ہیں۔

گزشتہ اتوار کو لاہور سے کابل ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کو بلا کر دکھایا گیا تھا۔ انہوں نے اچھی طرح معائنہ کر کے نسخہ تجویز کیا اور خوراک وغیرہ کے متعلق بھی ضروری ہدایات دیں۔ اور بعض احتیاطی تدابیر نوٹ کر لیں۔ اس دن خدا کے فضل سے طبیعت نسبتاً اچھی تھی۔ مگر اس کے دوسرے دن سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ اور درجہ حرارت کا آثار پڑھاؤ بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ اور کئی دن سے اجابت بھی نہیں ہوئی۔ اور بعض اوقات غنودگی کی کمی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ گو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوش حواس درست ہیں۔

احباب حضرت امال جان اطال اللہ ظلہا کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ حضرت امال جان کا وجود جماعت کے لئے اور خاندان کے لئے بہت ہی مبارک ہے۔ کیونکہ ان کی زندگی کے ساتھ کئی برکت کے سائے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تادیر جماعت کے سر پر اور خاندان کے سر پر خیر و برکت کے ساتھ سلامت رکھے۔ اور حافظ و ناصر مہر امین یا الاحم المرحمین فقط والسلام خاکسار عبدالرشید احمد ربوہ ۲۶/۳

تیونس کے معاملہ میں مداخلت کی اپیل

تیونس ۴ مارچ تیونس کے قومی راہ نمائوں نے عرب ریاستوں اور ایشیائی ممالک سے اپیل کی ہے کہ تیونس اور تونس کے جھگڑے میں مداخلت کریں۔ اپیل میں جو تیونس کے اس دندے شائع کی ہے۔

جو ان دنوں تاجرہ میں آیا ہے اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ تیونس کے مسئلہ کو حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے فوری طور پر اقدام اٹھایا جائے

تیونس کی تازہ المصنوعات منظر میں کمزور سیسہ حکام نے فون کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ ملک کے طول و عرض میں تحریبی کارروائیاں پھر شروع ہو گئی ہیں۔ کل تیونس کے ڈاک خانے کے سامنے ایک بم پھٹا۔ پیر میں آبادی میں دو بم پھٹنے لگے۔ ۱۰ جنوری مصر - عراق - لبنان اور انڈونیشیا کی خواتین مندوبین بھی لاہور آئی ہیں۔

ہم کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں وہ ممالک کے نام ایک ہواں نہ ارسال کی ہے۔ ان ممالک میں پاکستان اور ہندوستان بھی شامل ہیں۔ ہمدان - ممالک مسلم لیگ پارٹی کے دو عمروں نے گورنر ممالک سے کہا ہے کہ متعلقہ ممالک کو تحفظ زدہ علاقہ قرار دے دیا جائے۔ کیونکہ وہاں پر شدید غذائی قلت ہے۔

لاہور میں ایک وقت میں آج ذریعہ مہارہ کرانچا سے لاہور پہنچیں۔ آپ کل پاکستان انجمن خواتین کے سالانہ اجلاس کی صدارت کریں گی۔ آپ کے ہمراہ

اگر مسکے شہر میں من طریق حل نہ ہو تو ہم اپنی پالیسی نظر ثانی کرے

بوقت ضرورت ہم نے پٹانیہ اور امریکہ کی مخالفت میں کبھی تامل نہیں کیا

کراچی ۲۶ مارچ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کو پرامن طریق سے حل کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اگر یہ کوشش ناکام ہوئی تو پاکستان کو یہ سوچنا پڑے گا۔ کہ وہ کشمیر کے باشندوں کو ان کا حق دلانے کے لئے کیا طریق اختیار کرے۔

آپ سے وزارت خارجہ کے اخراجات پر بحث کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا پارلیمنٹ کے متعدد ارکان نے اس مسئلہ کے متعلق تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مجھے ان کے اکثر خیالات سے اتفاق ہے۔ لیکن انہیں یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ڈاکٹر گرام نے اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے جو کوشش شروع کر رکھی ہے۔ وہ اچھی ختم نہیں ہوئی۔ اور ہمیں اچھی صبر و تحمل اور احتیاط کا پس منظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کسی ملک کی خارجہ پالیسی کی کامیابی کی پس منظر یہ ہوتی ہے کہ قوم متحد ہو لہذا ہمیں متحد رہنا چاہیے کہ اس میں ہماری کامیابی ہے۔

آپ نے اس الزام کی تردید کی کہ پاکستان برطانیہ اور امریکہ کے ہٹلر سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب بھی ہم نے یہ محسوس کیا کہ امریکہ اور برطانیہ نے فقط روپیہ اختیار کیا ہے تو ہم نے برطانیہ کی مخالفت کرنے میں بھی تامل نہیں کیا۔ اس کی تازہ مثال عراق اور تیونس کے متعلق پاکستان کا طرز عمل ہے۔

تیونس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بیان فرمایا کہ تانس کے متعلق تیونس کی حکایت قریب قریب تیار ہو چکی ہے۔ اب ہم اسے جلد سے جلد حل کر کے پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا فرمایا جو امر معاہدہ روپیہ رکھنے کے باوجود ہم اس معاہدہ اسلامی حکومت سے کسی قسم کا انتقام لینے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ ہم اب بھی اس سے خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

پشاور ۲۶ مارچ ۲۰ اپریل کو پشاور میں کل پاکستان مسنونہ تعلق کا افتتاح ہوگا۔ وسیع پیمانے پر اس کی تیاری شروع ہے۔

مختصرات

کراچی ۲۶ مارچ۔ پارلیمنٹ میں وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر نے بتایا کہ صوبوں اور ریاستوں میں مختلف صنعتیں قائم کرنے کے لئے اس وقت تک ۲۹ کروڑ روپیہ منظور ہو چکا ہے۔

قاہرہ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے جاپان سے پھر سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قاہرہ۔ مصر کی وند پارٹی نے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے بشرطیکہ انتخابات آزادانہ ہونے کا یقین دلایا جائے۔

ماسکو۔ جنگ میں جراثیم پھیلنے کا جواز امریکہ پر روس نے لگایا تھا۔ بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی نے اس کی تحقیقات کرنے کی پیشکش کی تھی۔ لیکن روس نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا ہے۔

کوئٹہ۔ لٹکا کے نئے وزیر اعظم نے اپنی کامیابی سے متوجہ ہو کر کہا ہے۔ جس میں سابق کابینہ کے تمام اراکین شامل ہیں۔

کولمبو۔ مزدوروں کے بین الاقوامی ادارے کے مزدوروں

سجٹ اور بقایا

اجنباب کرام کو یہ تو علم ہو گیا ہوگا۔ اس سال مجلس مشاورت ۱۲-۱۱ اور ۱۳ اپریل کو ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے مشاورت پر بریت لمل کی طرف سے ایسی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ جس میں ۷ اپریل ۱۹۵۲ء تک لازمی چندہ جات (حصہ آمد چندہ عام یا مستورات اور چندہ جلسہ سالانہ کی جماعت وار وصولی بمقابلہ سبٹ جماعت دکھائی گئی ہو۔ اس لئے جملہ عہدہ داران جماعت ہائے مقامی عام طور پر اور سیکریٹریان مال اور امر خاص طور پر اپنی جماعتوں کے لازمی چندہ جات کی پڑتال فرمائیں۔ اور اگر وصولی بمقابلہ سبٹ کم ہو۔ تو یکم اپریل سے ۷ اپریل تک "وصولی چندہ جات لازمی" کا ہفتہ مناتے ہوئے تمام بقایا رقوم وصول کرنے کا انتظام فرمائیں مناسب ہوگا کہ ۲۸ مارچ کے جمعہ کو اجنباب جماعت کو اس پروگرام سے مطلع کر دیا جائے۔ جس پر ۷ اپریل تک عمل ہونا چاہیے۔ اور یکم اپریل سے ۷ اپریل تک مختلف وفد کے ذریعہ ہر بقایا دار کے پاس پہنچا جائے۔ اور اس سے بقایا رقوم وصول کی جائے۔ تا مشاورت پر شائع ہونے والی فہرست میں اگر جماعت بقایا دار ہو بھی جائے۔ تو مشاورت کے بعد ۱۵ تاریخ کو شائع ہونے والی فہرست میں وہ بقایا دار نہ رہے۔

نظارت بیت المال ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اجنباب جماعت کا فرض

ممکنہ منظور ہوئے پر انشاء اللہ انگریز ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۱۵ اپریل ۱۹۵۲ء کو دارالہجرت ربوہ میں منتقل ہو جائے گا جہاں سکول کی عمارت تیار رکھ دی ہے۔ ربوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کام کر رہے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایڈہ اللہ تعالیٰ کا موجودہ مسکن ربوہ میں سکول منتقل ہو جائے پر ہمارے بچے جو اس وقت تک ہمارے پاس چلیوٹ میں رہتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان برکات سے متمتع ہوتے رہیں گے۔ جو امام جماعت کے قرب سے وابستہ ہیں۔ اور اجنباب جماعت کی وہ تو قات جو اپنے سکول اور بچوں سے تعلیم و تربیت سے تعلق رکھتی ہیں انشاء اللہ پوری ہو سکیں گی۔ جو اجنباب پبلک سے ہی اپنے بچوں کو ہماری تحویل میں دے چکے ہیں راضی و ان کے اخلاص اور قربانی کو قبول فرمائے۔ ایسے اجنباب کی دعاؤں سے ہم اس قابل ہو رہے ہیں کہ ممکنہ کی طرف سے منظور ہو جائے ہم اپنے پروگرام کے مطابق بچوں کو میں مرکز سلسلہ میں لے جائیں۔ جو اجنباب اس وجہ سے بچوں کو یہاں نہیں بھجواتے تھے۔ کہ اب تک ہمارا سکول چلیوٹ میں ہی تھا۔ وہ بھی اب اپنے بچوں کو اپنے سکول میں بھجوانے کا انتظام کر لیں۔ تاکہ ہمارا یہ مرکز اس ادارہ طلبہ کے نفاذ سے بھی اپنے پرافتخار پر آجائے۔ اے خدا آؤ ایسا ہی کر

(بیڈا مسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

درخواست دعا

لکھنؤ داران چیف پاکستان آرمی نے وینٹرنی کور کے جن چھ ملٹری آفسروں کی کتاب اور وینٹرنی سائنس کی شاندار خدمات کو سراہا ہے۔ اور تعریفی کارڈز کا اجرا منظر کیا ہے۔ ان آفسروں میں میجر سید ممتاز احمد صاحب احمدی راولپنڈی این سیڈ علام حسین صاحب ریٹائرڈ وینٹرنی آفسیئر کا نام بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ علی ذالک میجر سید ممتاز احمد صاحب پاکستان آرمی کی طرف سے آجکل لاریب گئے ہوئے ہیں۔ اجنباب ان کی مزید کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

میرا اڑکھ عبدالمنان خان ۳۳ درز سے بجا رہے چیف دستیار ہے۔ اجنباب دعا فرمائیں۔ عبدالحمید خان حقوق لاہور

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج کا تیسرا تقسیم اسناد و انعامات اور انعامات کے بعد ۲۹ مارچ ۱۹۵۲ء کو بروز اتوار اور اتوار صبح کالج ہل میں منعقد ہوگا۔ آنریبل جسٹس ڈاکٹر ایس۔ اے رحمن بی بی کی وارنٹ لاہور و اس چانسلر پنجاب یونیورسٹی خطاب فرمائیں گے۔ دیکھنا ہر سال ایک دن قبل ۲۹ مارچ کو گیارہ بجے قبل دوپہر ہوگا۔ تعلیم الاسلام کالج سے بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ ایس کے امتحانات پاس کرنے والے طلبہ ہر دو تھری میں شامل ہوں گے اسے ہمراہ ہونے والا ہونا چاہئے۔

جو کچھ تقسیم انعامات میں سبھی منعقد ہوگا۔ اس لئے کالج کے سیکرٹری اور فوٹو ایئر کے انعامات حاصل کرنے والے طلبہ میں جو ان دنوں امتحان کی تیاری کے لئے لاہور سے باہر ہیں ۲۸ مارچ کی شام تک لاہور پہنچ جائیں۔ تاکہ ۲۹ اور ۳۰ مارچ کو ان تعاریف میں شریک ہو سکیں

نوٹ:- داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

دینی نصاب کے متعلق میعاد میں توسیع

جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر نظارت ہائے ۲۲ دسمبر کے الفصل میں دینی نصاب کا اعلان کیا تھا۔ جس میں یہ تاکید کی گئی تھی کہ کوشش کر کے اسے جزوی کے حینہ میں ختم کر دیا جائے اس کے بعد مارچ کے آخر تک میعاد بڑھانی گئی تھی۔ مگر اب جماعت ہائے فلیغ لائل پور اور ضلع سرگودھا اور جماعت چلیوٹ کے عہدہ داران سے جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سی جماعتوں کو دینی نصاب اور اس بارہ میں نظارت کی ہدایت کا علم نہیں ہوا۔ اور عہدہ داران نے درخواست کی ہے کہ ایسے نظارت کی ہدایت کے مطابق کارروائی کریں گے۔ چونکہ یہ نصاب اہم ہے۔ کیونکہ اس نے ہمیشہ کام دیا ہے۔ اس لئے عہدہ داران کی درخواست کے مطابق اس سال کے آخر تک میعاد میں توسیع کی جاتی ہے۔ چاہئے کہ سب جماعتوں کے لکچرار اور سیکریٹری صاحبان تعلیم و تربیت اس نصاب کی طرف توجہ دیں اور اسے ختم کر کے توجہ سے مرکز کو اطلاع فرمائیں:

ناظر تعلیم و تربیت لاہور

اسلام تمام قوموں و تمام ملکوں کا حق ہے

اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ کسی خاص خطہ اور قوم کے لئے مخصوص نہیں۔ وہ تمام دنیا اور تمام وقتوں کے لئے ہے۔ اسلام کی الکتاب اور اسلام کا پیغمبر رحمتہ للعالمین ہیں۔ نہ اس کا خاص تعلق عرب سے ہے۔ اور نہ عجم سے۔ نہ اس کا خاص تعلق قدیم زمانہ سے ہے نہ حال سے اور نہ مستقبل سے۔ پھر اسلام انسان کی تمام زندگی پر حاوی ہے۔ نہ انسانی تعلق معاشرے سے ہے۔ نہ تمدن سے۔ نہ کسی خاص پیشہ سے اور نہ خاص تعلق اعیان سے ہے۔ اور نہ بادشاہوں۔ حکام سے نہ عوام سے اور نہ حکومت سے۔

الفضل اسلام تمام قوموں اور تمام ملکوں کے لئے تمام زندگی کا ایک اخلاق معیار پیش کرتا ہے جس سے وہ تمام انسانوں کے تمام اعمال خواہ وہ چین میں ہوں۔ خواہ انگلستان میں۔ عرب میں ہوں یا شام میں۔ دوسری صدی میں ہوں یا چودھویں صدی میں۔ مروجی ہوں یا کلک۔ حاکم ہوں یا محکوم۔ پرکھتے ہیں اور ایسا طریق عمل پیش کرتا ہے۔ جس پر چلنے سے انسان اس اخلاقی معیار کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلام جس کو قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اور جس کا نمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ دکھاتا ہے۔ کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کی وراثت نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے۔ جو ہمہ وجہ مکمل ہے۔ اس میں تمام قوموں۔ تمام ملکوں اور تمام زبانوں کے لئے ہدایت ہے۔

قرآن کریم کے نزول سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام مختلف ملکوں اور مختلف قوموں میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت لے کر آتے رہے ہیں۔ وہ بالعموم اس ملک یا اس قوم کے لئے مخصوص تھے۔ جس جس ملک یا جس قوم میں بھیجے آتے رہے ہیں۔ بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل ہی کے لئے تھے۔ اور ہند کے چین کے۔ ایران کے انبیاء علیہم السلام ہند۔ چین اور ایران کے لئے۔ اگرچہ ان کی تعلیمی اصولاً ایک ہی تھیں۔ مگر ان میں قوم کے خاص درجہ ذہنیت کے لحاظ سے حدود وجود ہوتے تھے۔

اگر ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے مختلف ملکوں اور قوموں کے انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ملک اور قوم کے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم میں مقامی اور قومی رنگ

جھکتا ہے۔ زبان۔ معاشرہ۔ ذہنیت کے مدارج کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اسکی وجہ ظاہر ہے بعثت محمدیہ سے پہلے جوں جوں ہم قدیم زمانے سے قریب تر زمانے کی طرف آتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم میں ایک مقامی اور تعلیمی تدریجی ارتقائی وسعت پاتے ہیں۔ اور بالکل زمانہ بعثت محمدیہ سے ملحق زمانہ میں تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تعلیم زیادہ وسیع الاثر رنگ میں پیش کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت بدھ اگرچہ ہندوستان کے لئے اور حضرت عیسیٰ اگرچہ بنی اسرائیل کے لئے خاص طور پر مبعوث ہوئے تھے۔ مگر بنی اسرائیل کے لئے ان کی تعلیم کو ٹھکرا دیا۔ تو وہ اپنے حدود پیمانہ سے جھلک کر دوسری قوموں میں پھیل گئی۔ اور گو اس وجہ سے تعلیم قبول کرنے والی دوسری قوموں کے ذہنی ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ پھر بھی ایک خاص حد تک وہ ان غیر قوموں میں اپنے نفوذ جمانے میں کامیاب ہو گئی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بدھ ہندوستان میں اور عیسائی یورپوں میں سے تو برائے نام ہیں۔ مگر دوسری اقوام نے ان مذاہب کو اپنے اپنے رنگ میں اختیار کر رکھا ہے۔ اور اس وقت دنیا میں اسلام کے علاوہ یہی دو مذہب ہیں۔ جن کے ماننے والے زیادہ پائے جاتے ہیں۔

ان مذاہب کے پیشروں نے بقدر ہدایت حقیقی تعلیم تو دی پیش کی تھی۔ جو الہی دین کی تعلیم ہے، بعد میں لوگوں نے اس میں تغیر و تبدل کر لیا۔ مگر اس وقت سہارے پیش نظر یہ سوال نہیں ہے۔ یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ چونکہ ذہنی ارتقا کے کمال کا زمانہ قریب آ رہا تھا۔ اور ایسا وقت آنے والا تھا۔ کہ قریب تمام توہین ایک قوم اور تمام ملک ایک ملک بن جائینگے اور اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت کو ایک ایسی مکمل صورت میں پیش کرنے والا تھا۔ کہ جو ہر قوم اور ہر ملکوں کے لئے مکلف تھی۔ اس لئے تدریجی اصول کے مطابق ضرورت تھا۔ کہ ہدایت کو قومی اور وطنی حدود و قیود سے ایک حد تک آزاد کر کے اسلام کے لئے عالمگیر فضا پیدا کی جائے۔ بنی نوع انسان کی نشوونما کا گواہ چونکہ ایشیائی تھا۔ اس لئے رحمتہ للعالمین کی بعثت سے پہلے گو بدھ اور عیسیٰ علیہما السلام کی تشریحیں ایشیا کے دونوں کناروں مشرق اور مغرب میں

رونا ہوئیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ دونوں مذہبی تشریحیں عملاً اور لحاظ اس کے کہ یہ اپنی مخصوص قوم سے نکل کر دوسری اقوام کو بھی متاثر کر گئیں۔ مثال ہیں۔ دونوں تشریحوں کا تعلیمی رنگ یکساں ہے۔ دونوں میں بردباری۔ رحم اور محبت پر زور دیا گیا ہے۔ اور دونوں میں یہی شاہراہ ہے۔ جس سے نکل کر یہ تشریحیں دوسری اقوام میں بھی پھیل گئیں۔ اگر دونوں تشریحوں کے مالہ و مالمیہ کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو اور بھی بہت سی مماثلتیں ثابت کی جاسکتی ہیں۔

حضرت بدھ سے پہلے کے ہندوستان اور حضرت عیسیٰ سے پہلے کے بنی اسرائیل کی ذہنیت میں بھی مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں ملکہ دین محض شریعت کی ظاہریت کا کھیل بن کر رہ گیا تھا۔ ہندوستان میں برہمن اور بنی اسرائیل میں فریسی دین کے ابابہ دار بنے ہوئے تھے۔ جنہوں نے عوام کو چند دینی رسوم کا پابند کوکے اپنا منقاد و محکوم بنا رکھا تھا۔ عوام ہی نہیں بلکہ حکام بھی ان کو اور بائبل میں دونوں ایک جہے بیٹھے تھے۔ اور ان کے اشاروں پر ظلم و ستم ڈھاتے تھے۔ اس لئے وہ خود بھی بڑے ظالم و سفاک ہو گئے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دونوں قوموں کی ذہنیت کے پیش نظر دونوں ملکہ یکساں محبت بردباری اور رحم کی تعلیم پر زور دینے کے لئے انبیاء مبعوث ہوئے۔ جس کا دوسرا پہلو عیساکا ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ تھا کہ ان کی تعلیم اپنی اپنی قوم کے نکل کر دوسری قوموں میں بھی نفوذ کر گئی۔

اس وقت ہماری غرض ان دونوں تشریحوں کی تعلیم کے اس آفری پہلو سے ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ہمہ گیر اور دادانی تعلیم کے لئے فضا برپا کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے عین ملحق پہلے دو یکساں دینی تشریحیں رونما فرمائیں۔ اور ان میں ایک ایسا تدریجی نفوذی پہلو رکھ دیا گیا تھا۔ کہ جس سے دینی تعلیم مخصوص قوموں کے حدود سے گذر کر دونوں کے ارد گرد کی دوسری قوموں کو بھی متاثر کر گئی۔ چنانچہ بدھ مت مشرق کی طرف چین اور جاپان اور انجز اتر تک اثر انداز ہوا۔ تو عیسائیت نے مغرب کی طرف یورپ کی سر زمین کو تسخیر کیا۔ اگرچہ ہندوستان میں برہمنوں نے زور چڑھا کر بدھ مت کو یہاں سے نکال دیا۔ مگر اس کے کچھ صدیوں کے عروج کی وجہ سے وہ یہاں نہ ٹھنڈے والے نشانات مرتسم کر گیا۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ موجودہ ہندو ازم تین چوتھائی بدھ مت کی تعلیم پر

مشتمل ہے۔ اگرچہ لٹرا بر رسومات برہمنی ہیں۔ مگر ان کے پیچھے بدھ مت کی ذہنیت کام کرتی ہوئی صاف دکھائی دیتی ہے۔ اسہا پر بدھ مت کا اصول جس کے معنی ہیں۔ کہ رحمدلی ہی ایمان کی بنیاد ہے۔ بدھ مت کا ہی اصول ہے۔ جو آج ہندوؤں میں اس قدر دلوں پر ہے۔

ان دونوں تشریحوں کے درمیان ایشیا کا ایک ایسا خطہ موجود رہ گیا۔ جس کو ہم *no man's land* یعنی کسی کی ملکیت نہیں۔ کہہ سکتے ہیں۔ ایران۔ عراق۔ عرب پر یہ خطہ مشتمل سمجھا جاسکتا ہے۔ یہاں کمزور مقامی۔ دینی تشریحیں موجود رہیں۔ اگرچہ اس خطے کی مشرقی سرحد بدھ مت اور مغربی سرحد عیسائیت سے سمٹی رہی۔

یہی خطہ وہ مقام ہے۔ جہاں دینی کا وہ آفتاب عالمات طلوع ہوا۔ جس کی شعاعیں مشرق و مغرب کو ایک ساتھ درخشاں کر گئیں۔ اس خطے کے عین مرکز عرب کی اچھوتی سرزمین میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے کیا اس سارے کاروبار میں الہی محبت کی روحانی پلین نظر نہیں آتی؟ کیا کہہ ارض پر مکمل عالمگیر اور دادانی تعلیم کے ظہور کے لئے اس سے زیادہ موزوں مقام کوئی اور ہو سکتا تھا؟ تمام قوموں اور تمام ملکوں کو منور کرنے کے لئے اس سے بہتر مرکز اگر کوئی ہو سکتا تھا تو بتا ہے؟ مقام بعثت کا انتخاب ہی ثابت کرتا ہے۔ کہ اسلام تمام اقوام اور تمام ممالک کی مشترکہ وراثت ہے۔ اس میں کسی قوم۔ کسی ملک کسی درجہ معاشرہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔

یہ زندگی کے سر پہلو پر حاوی ہے۔ اور خواہ کوئی انسان کسی ملک کسی قوم میں ہو۔ اور خواہ وہ معاشرہ کے کسی مقام پر ہو۔ مروجی ہو۔ کلک ہو۔ حاکم ہو۔ محکوم ہو۔ اس کا اخلاق نظام سب کے لئے لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اسکی اشاعت و تبلیغ کے لئے نقطہ آغاز ہر قید و بند سے آزاد ہے۔ ہر قوم میں ہر ملک میں اس کا آغاز کی جاسکتا ہے۔ اس لئے آج کل کے سیاسی ملاحا یہ کہنا کہ پہلے کسی خاص خطہ میں اسلامی ریاست قائم کر کے ہی اسکی برکات کا ظہور ہو سکتا ہے۔ ایک من گھڑت اصول ہے۔ اس کو اسلام کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ یہ احساس کمتری کی پیداوار ہے۔

ہم صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

قتل مرتد - محشرستان حکومت الہیہ کا ایک خونچکان منظر

جمہوریہ امریکا میں متعلقہ ہونے والی ہندوئی نہیں (۱۹۵۲ء)

(۱۰)

قوت کا استعمال - یہ تو نئے اختراعات کے جراثیم کے ہونے کی وجہ سے ہندوئی صاحب ہیں مسند کے ایسی ہی ہولناکیاں کرتے ہیں انہی جاتے ہیں کہ تبدیلی مذہب کو زبردستی دیکھنے کے لئے قوت کا استعمال کیوں ضروری ہے۔ بحث کا یہ حصہ سب سے اہم ہے۔ اس لئے کہ وہ اصلی مقصد جس کے لئے یہ سارا حال کھیا گیا ہے یہیں پہنچ کر نمایاں ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

سوال صرف یہ ہے کہ جو ریاست کسی خطہ زمین پر حاکمیت رکھتی ہو یا وہ اپنے وجود کی حفاظت کے لئے ایسے افعال کو مجرم قرار دینے کا حق رکھتی ہے یا نہیں جو اس نظام کے درجہ پریم کرنے والے ہوں؟ اس پر اگر کوئی معتز من ہندوئی کہتا ہے کہ دنیا میں کب ریاست نے یہ حق استعمال نہیں کیا آج کو کسی ریاست ایسی ہے جو اس حق کو استعمال نہیں کر رہی ہے؟ اشتراکی اور نیشنلسٹ ریاستیں کو مجبور کر دیتے۔ ان جمہوری ریاستوں کی جو کچھ جن کی تاریخ اور جن کے نظریات سے موجودہ زمانے کو دیکھنا ہے جو ریاست کا سامنہ سیکھا ہے..... کیا یہ اس حق کو استعمال نہیں کر رہی ہیں؟ (صفحہ ۷)

انگلستان اور امریکہ کا قانون - اس کے بعد انہوں نے بتایا ہے کہ انگلستان اور امریکہ کے قانون میں یہ امر بھی مذکور ہے کہ انہوں نے یہ امر بھی نقل مرتد کے جواز دیکھ کر جو ب (ک) دیا ہے۔ ہم اس حصے کے متعلق کسی تفصیلی بحث میں نہیں الجھنا چاہتے اس لئے کہ ریفرنس میں حال اور یہ ثابت ہی ہو جائے کہ انگلستان اور امریکہ کے قانون کی رو سے یہ تبدیلی تو میت کی سزا موت ہے تو ہمارے طریق فکر کی رو سے۔ یہ چیز ایک مسلمان کیلئے دینی حجت نہیں بن سکتی۔ اگر کوئی چیز خدا کے دیئے ہوئے قانون میں موجود ہے اور وہی چیز کسی قوم نے اپنی نصیحت سے اپنے ہاں رائج کر رکھی ہے تو ہم اس چیز کو کسی کی مخالفت کے لئے تاہم اپنی حق کے لئے نہیں دیکھیں اگر کوئی چیز خدا کے قانون کے خلاف ہے تو اسے خواہ ساری دنیا کی اقوام بطور قانون اختیار کر لیں۔ ایک مسلمان کے نزدیک وہ باطل ہی ہے جس کی حق نہیں قرار دیا جائے گی۔ اس لئے کسی ایسی بات کو بطور حجت دینی یا بطور دلیل دینا نہیں ہوگا کہ ماہودوں صاحب کو جی زب دس سال تک ہے ہم اس کی قرأت نہیں کر سکتے۔ یہ مسلک انہما کا جو سنا ہے کہ ایک طرف ان غیر مسلم اقوام کے نظام کو قانونی نظام بھی قرار دیا جائے اور دوسری طرف ان اقوام کے قوانین کو قرآن کے علی الاعتراف بطور دلیل

حجت پیش کیا جائے۔ اس اصولی فرق کے نتیجے میں اس باب میں ایک دوسرے متعلق محض جزئی گفتگو پر اتفاق کرنے ہیں۔ خود دوی صاحب فرماتے ہیں کہ: کوئی شخص عوامی میدان میں غلامیہ برہانیں دینا یا اختیار کرنا خود برطانوی رفاہی میں داخل ہوا اور اسے قانون پر حق نہیں رکھنا کہ مملکت برطانوی کے علاقہ میں رہتے ہوئے کسی دوسری قومیت کو اختیار کرنے اور کسی دوسری دنیا داری کا حلف اٹھانے یا جس قومیت سے وہ چلے تعلق رکھتا تھا اس کی طرف واپس چلا جائے۔ یہ حق صرف مسرت ہی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جبکہ وہ طائرہ کی حدود سے باہر ہو۔

خود دوی صاحب نے اس قانون کو کون حوالہ نہیں دیا اور نہ ہی اس قسم کو کون قانون میں نظر آیا ہے۔ حدود مملکت برطانیہ میں اس قسم کی پابندی کے متعلق ہم نے تو کبھی سنا نہیں۔ اس کے بعد خود دوی صاحب نے لکھا ہے کہ جو شخص حالت جنگ میں برطانوی قومیت اور کسی ایسے ملک کو دنیا داری اختیار کرے جو بادشاہ برطانیہ سے بیعت کرے یا وہ بادشاہ کے دشمنوں سے تعلق رکھتے یا بادشاہ یا ملکہ کی شہد کی موت کے دوپہ ہوتے اس کی سزا موت ہے۔ لیکن اس کے متعلق انہوں نے خود ہی لکھ دیا ہے کہ یہ اس لئے نہ اس چیز کو "خدا کبیر" (High TREASON) قرار دیا جاتا ہے۔

خارجیہ کے بغیر دت کے جرم کی سزا سے امتداد کے جرم کی سزا کیلئے دلیل لانا۔ سوال اسی ہے کہ کیا اس کے متعلق قرآن کا کیا حکم ہے۔ اس کے متعلق ذرا آگے چل کر لکھا جائے گا کہ برطانیہ اور امریکہ کے اس کے برعکس ہندوئی صاحب اورشاد فرماتے ہیں:-

یہ کچھ ایسی دونوں مسلمانوں پر تو قوت نہیں ہے بلکہ دنیا کے جس ملک کا قانون بھی آپ اٹھا کر دیکھیں گے وہاں آپ کو یہی اصول کام کرتا نظر آئے گا کہ ایک ایسی چیز خدا کے اہتمام سے تخلیق ہوئی ہے ان کو وہ منتشر ہونے سے بڑھ کر کوئی اور چیز کو طاعت سے دہاتا ہے جو اس کے نظام کو درہم جوہم کرنے کا رجحان رکھتی ہو (صفحہ ۱۱)

انتہا سبب لایا گیا کہ یہاں ہے کہ ان کے دل میں (TOTALITARIAN-STATE) کا تصور رکھیں اور اس سے۔ دل کی گہرائیوں میں نازی ازم، نازی ازم کی دوسری اسٹیٹ کا بت) کی اشتراکی ازم کی شکل میں ہے اور ان سے جمہوری حکومتوں کا نام لیا جا رہا ہے۔ خود حاضر کی ایسی ہی اسٹیٹ کا پیمانہ سب سے بڑا جمہوری ریاست (STATE) کا تصور ہے جو کچھ میں خدا کے لکھا گیا ہے اور ان کے تمام کچھ ریاست (STATE) کے نام پر لکھا جاتا ہے۔ اسٹیٹ ایک ایسی قانون کا ہے جس پر فرسے خود کار نظریہ بطور چڑھا دیا جاتا ہے اور اسے مذہب میں وجود و حقیقت اسٹیٹ کا ہے فرسے نہیں لیکن (STATE) ایک ایسی مجرد (ABSTRACT) شے کا نام ہے جن کو کوئی مشہور تعریف (DEFINITION) ہی نہیں ہو سکتی۔ البتہ جب آپ اسٹیٹ کا تجربہ کریں تو وہ حقیقت میں لکھا گیا ہے۔ اس کے وہ جس کے ہاتھ میں نام آتا رہتی ہے۔ یہ ہے وہ اسٹیٹ کا بت (۱۹۵۲ء) جس کے متعلق خود دوی صاحب فرماتے ہیں کہ:-

یہ ناعدہ اپنی جگہ عالمگیر مقبولیت رکھتا ہے۔ کی ریاست اور حاکمیت کی عین نظریات اس کی متعلق ہے کہ اسے اپنے وجود اور اپنے نظام کی حفاظت کے لئے جبر اور قوت کے استعمال کا حق حاصل ہو۔ یہ حق ریاست میں جبر اور ریاست کا ذاتی حق ہے۔

(INHERENT RIGHT) ہے (صفحہ ۱۱) خود دوی صاحب نے "ریاست اور حاکمیت کی عین نظریات اس امر کی تحقیق ہے" یہ الفاظ پتھر، سونے اور لہجہ کی تہ جانی کر رہے ہیں جن کے نزدیک ریاست کے ایک جگہ جگہ کے نزدیک اور یہاں خود رکھتی ہے جس کی ایک نظریات ہوتی ہے اور (ہندوؤں کی قانونی کا طرح) اس نظریات تقاضا یہ ہونا ہے کہ وہ "قوت کا استعمال" اپنے وجود کی حفاظت کے لئے قوت کا استعمال کرے۔

آپ نے دیکھا "قتل مرتد" کے وجہ سے ہندوئی صاحب کہاں کہاں سے اسناد اور دلائل اور کس کس مقام سے جوڑ کے فتویٰ ڈھونڈ کر لائے ہیں عقیدت تو اپنی بات کیلئے دلیل لانا ہے۔ اس سے کیا غرض کہ وہ دلیل آتی کہاں سے۔

مسجد پر مدغم ہو، کوئی خانقاہ ہو دلیل کا وزن بھی ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ "یہ ناعدہ اپنی جگہ عالمگیر مقبولیت رکھتا ہے" یعنی ناعدہ کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ "عالمگیر مقبولیت" رکھتا ہو یہ وہی "عالمگیر مقبولیت" ہے جس کے متعلق قرآن کا ارشاد ہے کہ: **وان تطع اکثر من فی الارض یعطوک عن سبیل اللہ۔ ان یتعصون الا اللعن وان ہم الا یضامون** (پتہ ۱۱)

اور اگر ہم زمین میں بسنے والوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو تو وہ نہیں اللہ کے راستے سے جھٹکتے ہیں گے وہ تو محض گمان پر چلنے اور قیاس اور آسائیاں کرتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں خود دوی صاحب لکھتے ہیں:-

یعنی بیشتر لوگ جو دنیا میں بسنے میں علم کے بجائے قیاس و گمان کی پروری کر رہے ہیں اور ان کے عقائد، تخیلات، نظریات، اصول زندگی اور قوانین عمل سب کے سب قیاس اور انہوں پر بنائے ہیں۔ بحالات اس کے اندر کارستانی میں دنیا میں ہونے بس کرے گا۔ وہ طریقہ جو اللہ کے حکم کے مطابق ہے۔ لازماً صحت دہی ایک ہے جس کا علم اللہ نے خود دیا ہے۔ مذکورہ حس کو لوگوں نے بطور اپنے قیامات سے تجویز کر دیے۔ لہذا کسی طائفتی کو یہ دیکھنا چاہیے کہ دنیا کے بیشتر انسان کس راستے پر جا رہے ہیں بلکہ اسے پوری ثابت قدمی کے ساتھ اس راہ پر چلنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے چاہے اس راستے پر چلنے کے لئے وہ دنیا میں اکیلا رہ جائے۔

لیکن یہ باتیں تو صرف تفسیر میں لکھنے کے ہیں عمل تو اس اصول پر ہونا چاہیے کہ اگر اپنے مطلب کے مطابق بات کتاب اللہ سے ملتی ہے تو اسے بطور دلیل پیش کر دیا جائے اور اگر اس کی بجائے (بلکہ اس کے خلاف) دنیا کا کوئی "عالمگیر مقبولیت" والا قاعدہ سامنے آتا ہے جس سے اپنا مقصد پورا ہونا ہو تو اسے بطور شہادت پیش کر دیا جائے۔

بہر حال خود دوی صاحب نے یہ اصول بیان فرمادیا کہ اسٹیٹ کا حق حاصل ہے (اور یہ حق اس کا ذاتی ہے جسے کوئی چھین نہیں سکتا) کہ وہ اپنے وجود اور نظام کی حفاظت بخود بخود برحق ہے۔ اس کے نتیجے میں خود دوی صاحب نے اس تبدیلی کو موت کی سزا کے خوف اور تلوار کی قوت سے روکے گا۔ (ذاتی)

(طلوع اسلام کوچی مارچ ۱۹۵۲ء)

خریداران مصباح مطہر میں

کہ جن کا چند سالہ ناہ راجہ راجہ راجہ میں ختم ہو رہا ہے۔ ان کے لئے ایک ایسی کتاب لکھی گئی ہے جو ان کے لئے بہت مفید ہے۔ تمام مصباحی بیٹوں کو چاہئے کہ یہ کتاب کو اپنی کتاب کے پیلے صفحوں تک اپنا چندہ باندھیں اور ڈر رسال فرمائیں بصورت دیگر وہی کی یا منتظر رہیں۔ نیز یاد رہے کہ سالانہ کا وہی پلے لاپس کر کے سمراتوی تصانیف ہے۔ دارالکرمات منکلات سے بچانا سب خریداروں کا فرض ہے۔ مصباح کا سالانہ چندہ صرف جو روپیہ ہے۔ مصباح کے تمام کتب خانوں کو بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بھی سالانہ نمبر کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں سگوانے کی کوشش کریں۔ سالانہ نمبر کی قیمت صرف دس آنے ہوگی۔

اسلام مملکت روس میں

(۲)

(ازمکرم سردار احمد صاحب دہلوی) جامعۃ المشرقین رولہ

اسلام وسطی ایشیائی روس میں

کاکیشیا اور الکاہادی کے حالات بیان کرنے کے بعد اب ہم پھر وسطی ایشیائی طرف آتے ہیں۔ وسطی ایشیا پر اسلامی پرچم بنی امیہ کے عہد حکومت سے اہرا راقا تھا۔ چنگیز خان وقتی طور پر اس کو سرنگوں کرنے میں کامیاب ہوا۔ اور بخارا اور سمرقند جیسے اسلامی تہذیب و تمدن کے مرکز اس کے ظالم ہاتھوں سے کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے۔ مگر عہد ہی مصائب کا یہ دور ختم ہو گیا اور پھر اسلامی پرچم اپنی پوری تابانی سے چلنے لگا۔ شاہانہ میں پیٹرو اول شاہ روس نے وسطی ایشیا کو اپنے زیر نگیں لانا چاہا۔ لیکن مسلمانوں کے اتحاد عمل اور حرکی توت و سلطنت کے سامنے اس کی کچھ پیش نہ ہو سکی۔ اور وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکا۔

حال اتفاق و اتحاد وغیرہ کو اس کے برے مزاج اور ناپاک ارادوں سے باز رکھنے کا موجب ہوتے ہیں۔ وہاں نفاق و کثرت عیساہیوں کی توت حس و آرزو تیز کر دیا کرتے ہیں یہی کچھ مسلمانوں پر گزری اور کچھ عرصہ بعد مسلمان حاکموں کی باہمی چپقلش نے روس کی آرزوئی کی تکمیل کے لئے راہ صاف کر دی۔ سلاسلہ میں شہر نستان اور تاشقند روس کے تسلط میں چلے گئے۔ یہ دیکھ کر بھی مسلمان حاکموں کی آنکھیں نہ کھلیں اور باہمی اختلاف کا بیج بچائے مٹ جانے کے اور زیادہ دین ہو گئی۔ روس نے بخارا پر دھاوا بول کر ظالمیر بخارا نے اعلان جہاد کیا۔ دھائی کر میں اس کی فوج نے نہایت جواہر فری اور پارہی سے مقابلہ کیا۔ مگر نہایت ہمت و شہیدانہ شہسہ سے اس فوج کا مقابلہ ہتے سپاہی کھینا کر کے تھے۔ سلاسلہ میں بخارا بھی روس کی ہاجہ اور ریاست بن گیا۔ امیر بخارا نام کا امیر ہوتا۔ حکومت اس دوی اہبنت کی ہوتی جو امیر کا مشیر مقرر کیا جاتا تھا۔

حکومت روس نے ان زونیز علاقوں سے اقتصادی فوائد حاصل کرنے شروع کر دیئے۔ ان ممالک کی کامیاب نفع بخش صنعت و حرفت کو تباہ کر دیا گیا۔ عوام کو روسی صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے خام اجناس پیدا کرنے پر مجبور کیا گیا۔ غیر ملکی حاکموں کی اقتصادى لوٹ کھسوٹ کا نتیجہ روسی ملک کو ہوتا ہی ہے۔ جو غلامی کے درد سے گزر چکا ہو۔ اسلئے یہاں تفصیلی گفتگو کی ضرورت نہیں۔ خاتمین خود اس کا اندازہ مجھ سے بہتر لگا سکتے ہیں۔

۱۹۱۴ء کے انقلاب سے نادر روس کی حکومت ایک دفتر پارلیمینٹ بن چکی تھی۔ قلب چپ مجروح ہوتا ہے تو اعضا و لا محالہ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ نیکولہ ز دوم کی برطرفی نے امیر علم دانے بخارا کے ہوش و حواس بھی ٹھکانے لگا دیئے۔ جمہور کی عام بیداری اور بے کالہ برأت دیکھ کر امیر چند مراعات دینے پر رضامند ہو گیا مگر نوجوان بخارا پارٹی "اب کافی منظم ہو چکی تھی وہ مراعات نہیں امیر کی سوزوں کی خواہاں تھی۔ عوام اور دانے بخارا کی اس باہمی کشمکش میں انگریزوں کی مدد سے ابتداء امیر کا پلہ بھاریا رہا۔ اور انقلابی عناصر کو جن کی نیت چاہی سوویٹ روس کر رہا تھا۔ سخت زک اٹھانی پڑی۔ سلاسلہ میں افغانستان میں امیر بان اللہ خاں اور ہندوستان میں کانگریس کی سیاسی شورش سے انگریزوں کو ٹھکر کی فکر لاحق ہوئی اور وسطی ایشیاء میں امیر بخارا کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ جیروں کے ہمایہ زندگی بسر کرنے والے آخر تک زندہ رہا۔ کرتے ہیں۔ امیر بخارا کو اپنی مکروری کا احساس پیدا ہوا۔ گوانفستان کے آگے دست سوال دراز کیا۔ مگر بان اللہ خاں انگریز اور روس دونوں سے بیک وقت لڑائی مول نہ لینا چاہتا تھا۔ اس کے باوجود کن جواب سے امیر کی حالت اور ڈرگول ہو گئی۔ اور انقلابی پارٹیوں کے حوصلے بہت بلند ہو گئے۔

۱۹۱۳ء کو انقلابی عناصر نے کمیونٹ عناصر کی امداد سے بخارا پر پورے شہزادہ کر دی۔ اس موقع کو حالات نے فیصلہ کن حیثیت دیدی۔ انقلابی عناصر کی شکست وسطی ایشیاء سے اشتراکیت کے استیصال کے مترادف تھی اور امیر بخارا کی شکست روحانی عناصر کے عیش و عشرت اور دجاہ و جلال کو ختم کر دیتی تھی وہ نول زمین کی دن تک تیار یوں میں مشغول ہے تین دن تک گھمسان کارن پڑا۔ مگر کسی زمین کو بھی اپنی کامیابی کا یقین نہ تھا۔ امیر بخارا نے بڑی دل کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ اور اپنی فوج کو چھوڑ کر گاڑی بان کے لباس میں اپنے محل سے ڈار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کمیونٹ افواج بخارا میں فتح و کامرانی کے ثاب دینے باقی ہوئی داخل ہوئی۔

کمیونسٹوں نے وسطی ایشیا کو پامال تو کر لیا مگر یہاں کے مفلوک الحال، قربت و انفاہس کے شکار عوام کی حالت کو جلد سدھا کر سکے۔ ان

حالات میں "روحانی عناصر" کا اور سردار اٹھانا لازمی امر تھا۔ بسماخ تحریک جس کا مقصد ہی انقلابیوں کا قلع قمع کرنا تھا۔ پوسلار ابراہیم بیگ کی قیادت میں ترقی پذیر تھی۔ تاشقند و بخارا سے نچھو فصلہ پر جنوب و مغرب میں گویا ان کی حکومت تھی۔ معزول شدہ امیر نے افغانستان سے کچھ مالی اور سامان حرب سے امداد بھی کی جس سے ان کے حوصلے اور بلند ہو گئے۔

انہیں دنوں مرحوم انور بادشاہ ماسکو سے وسطی ایشیا میں چلے آئے۔ انور بادشاہ سلطان ترکی کا دادا، اپنی جنگ عظیم میں ترک افواج کا امیر عساکر تھا۔ جنگ بلقان میں کار ہا نمایاں سر انجام دینے کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وسطی ایشیاء میں اسلامی حکومت قائم کر کے اپنے حریف مصطفیٰ کمال پاشا سے انتقام لے۔ انور بادشاہ جیسی تاجر کا حاذب شخصیت کے مثل ہونے سے بسماخ تحریک میں زندگی کی نئی لہر دوڑ گئی امیر بخارا نے نوکر کو کمانڈر انچیف بنا دیا۔ انور بادشاہ کی من تدبیر تنظیمی قابلیت اور ذاتی وجاہت نے نہ صرف جمہور بلکہ بہت سے بسماخ سلاسلوں کو ان کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ انور کا اثر و نفوذ امیر اور سابق سالار ابراہیم بیگ کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا۔ اور اختلافات کی علیخ دفا بدن وسیع تر ہوئی چلی گئی۔ اور یہی باہمی چپقلش اس تحریک کے خاتمہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

بسماخ تحریک کے کار برون کو تباہ چھوڑ کر پہاڑی علاقوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ ان تاراجی حالات سے عہد برآ ہونے کے لئے انجمن اور کمیونٹ کی پہاڑیوں میں انور نے اپنے معتقدین کی مجلس مشاوت قائم کی۔ انور بادشاہ پوسلار تقریر کر رہے تھے کہ سرخ افواج ان کے لغات میں وہاں آج بھی تھے۔ تقریر ختم کی۔ اور فوراً صفا آدائی میں سرگرم ہو گئے۔ تضاء و قدر کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ مسطحی بھر جماعت اب کس کام آسکتی تھی۔ ترقی کے اتق کار یہ ستارہ سیدان کارزار میں گویوں کی بوچھاڑ سے چھینٹی ہو کر غروب ہو گیا۔

انور بادشاہ کی موت کے بعد یہ تحریک اس کے رفیق کار سلیم بادشاہ کی قیادت میں چلنے لگے۔ مگر اس تحریک کا روح دوال مرحیلا تھا۔ ۱۹۱۵ء میں جہد و جد کھلیتہ ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ وسطی ایشیاء کے مسلمانوں کو اشتراکی نظام کے نیچے سے آزاد کرانے کی امیدیں بھی مٹ گئیں۔ کمیونٹ اپنے سیاسی اور اقتصادی نظام کو راج کرنے میں ہمتن مشغول ہو گئے۔ اس سہی میں ان کو کیا مشکلات پیش آئیں۔ اس کے صحیح حالات تو دوی لوگ بیان کر سکتے ہیں۔ جوان حالات کے عینیت ہد ہوں۔ کمیونٹ حکومت کے برسر اقتدار آجیکے بعد وسطی ایشیائے مسلمانوں پر کیا گزری۔ اور انہیں کن حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کا مختصر تذکرہ آئندہ قسط میں کرینگے

درخواست ہمارے

دعا کی جائے۔

فتح محمد صاحب شہراکراچی لیفٹننٹ کالیفٹ میں مبتلا ہیں احباب ان سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ محمد احمد صاحب مظہر لاہور کا صاحبزادہ ناصر احمد علی لے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔
عبداللہ خاں صاحب کھوڑا لاہور کراچی کو گرنے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
قاضی محمد شفیع صاحب عباسی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محمد شفیع صاحب سہیل پورہ ایک دفتری مفاد میں ماخوذ ہیں۔ باعزت بریت کیلئے دعا فرمائی جائے۔
شیخ محمد عنایت اللہ صاحب مرید کے منڈی کے دو بچے بیمار ہیں۔ ایک بچے نے امتحان دیا ہوا ہے۔ خود ان کی کاروباری حالت خراب ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔



احمد اللہ خاں صاحب پشاور کوٹہ کارڈ کا انجیرنگ کا کورس مکمل کر کے لندن سے آ رہے احباب بخیریت و اسی کے لئے دعا فرمائیں۔
احمد اللہ صاحب کے چھوٹے لڑکے کے حکمانہ ترقی میں روک پیدا ہوئی ہے۔ احباب اس کے لئے بھی دعا کریں۔

عبد الحفیظ خاں صاحب سلطانپورہ لاہور حکمانہ ترقی کے لئے اور اپنے بچے کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مولانجس صاحب گوجرانولہ کو اللہ تعالیٰ نے نواسی دی ہے جو صاحب دستا می مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب خادمر دین بننے کے لئے دعا کریں۔

چوہدری دلدار احمد صاحب کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔
میوال پراخ الدین صاحب کے بھائی حسین عبد العزیز صاحب بھٹی کی حکمانہ مشکلات کے لئے دعا فرمائیں۔

میرٹھ کا امتحان دیتے والے طلباء کے لئے

جماعت احمدیہ کی ترقی اس کی سچائی کی دلیل ہے

(از کرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ جہاد احمدیہ حیدرآباد دکن)

ہر انسان کو مٹا دینا ہے انسان دگر
کیا اچھی بات ہے کافر کی کہ ہے مدد
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر

پرخدا کا کام کب بچنے کسی سے زینہاد
وہ خدا جو جاپیے تھا مومنوں کا دوستدار
میرے جیسی جس کی تائید میں ہوئی ہوں باربار
(از حضرت شیخ موعود علیہ السلام)

کہو اپنے کام کو معاملے کے ساتھ پیش کر کے
عہد کی جیوں پر ڈاکو ڈالنے کے علاوہ دیگر تمام
فرقوں کے مسلح علماء کی صریح توہین اور شہک
کر رہے ہیں۔
ناظرین! آپ ایک طرف اجرائی اخبار کے
یہ الفاظ لکھیں۔ کہ سلسلہ احمدیہ "کافی زور پکڑ
چکا ہے۔ ہم اس کا اب قلع قمع نہیں کر سکتے۔ حکومت
اس اجزائی صلح اور دوسری طرف آیت قرآنیہ
انا لنفسر رسولنا الخ (سورۃ المؤمن علی) میں
تباہ ہونے کا قانون الہی پر نظر کریں۔ جس میں پچھے
مدعی نبوت و رسالت کی سچائی کا نشان بتایا
گی ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری
اس آیت کا تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ اس آیت کا
مطلب یہ ہے کہ:

"یہ مخالفت لوگ ایسے بیہودہ ہوں گے جو اس میں
ہی رہ جائیں گے۔ اور تم ان کے دیکھتے
دیکھتے ہی ترقی کر جاؤ گے۔ جو تمہاری
سچائی کی دلیل ہوگی۔"

(تفسیر ثنائی جلد ۱ ص ۱۱۱)
اجرائی اہتمامی مخالفت کے باوجود جماعت
احمدیہ کی ترقی کا اجرائی اخبار میں اقرار اور اعتراف
مثلاً شبلی حق و صداقت کے لئے صداقت
احمدیت کی ایک بین اور روشن دلیل ہے۔ یہ
صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشان کافی ہے کہ دل میں پوچھو تو کردگار

تجارت کے اس الممال پر زکوٰۃ

تجارت کی پیشانیوں کے اس الممال پر جوہ اس میں نفع پر انحصار
زکوٰۃ واجب بشرطیکہ تجارتی مال اتنی قیمت کا ہو، جس
قیمت کے نصاب کے برابر ہے۔ چنانچہ تشریح الزکوٰۃ ص ۳۸
میں ہے۔ "تجارتی اداروں کا مال دوم کا ہوتا ہے۔ ایک مال
عمرات فرنیچر اور مشینری پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس مال پر
کوئی زکوٰۃ نہیں۔ دوسری قسم کا مال وہ ہے۔ جو تجارت کے
پکڑ میں آتا ہے۔ اس پر لانا زکوٰۃ ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرہ
سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں حکم دیا کرتے تھے
کہ ہم ہر اس چیز سے زکوٰۃ ادا کریں جس کی قیمت تجارت کرتے ہیں۔
ابو داؤد و ابو یوسف نے تشریح الزکوٰۃ ص ۳۹، ۴۰، ۴۱ میں
مفروض ہو۔ اور نقصان میں جاری ہو۔ تو فرض کی مقدار کے مطابق
رقم تجارتی مال کی قیمت سے منہا کر دی جائیگی۔
دستخط: سید الحسن مفتی سید علی احمدیہ زناہر لیل اللہ ربوہ

مرزا برکت علی صاحب جوم

روزنامہ علی صاحب گورنمنٹ کالج — لاہور

اور اس نقل میں یہاں تک ترقی کی کہ بے شمار طلبہ ان سے
قرآن شریف پڑھتے رہے اور خود بھی روزانہ ایک دو
سپاٹھ ضرور تلاوت کرتے۔

حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ
میں ہجرت نہیں کر کے ۱۸۷۴ء سے ۱۸۷۹ء تک
قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کے کئی دستاویز میں
مصرعہ دیتے رہے۔

مصلحت کے ساتھ وہ دنوں میں وہاں ملازم
میں تھے۔ اور دیوانوں کے نیچے آگے۔ یہاں ملتے
تھے۔ کجب میں حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی خدمت میں اس زلزلے کے بعد صاحب فریاد جو صحت
اس زلزلے کے متعلق مختلف باتیں دریافت کرتے رہے
یہاں رہنے سے تین دو بیشتر ایک خواب دیکھا

کہ مسلمان ہلے تپ کا احترام کر رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ
خواب میں ہریت رہنے کے وہاں اور آسمانوں سے
کہاں سچا کھنڈا رکھا یہ کوئی مقام ہو سکتا ہے۔ کہ
آسمان دالے تھے یاد کریں شیخ آپ خواب میں سورہ
زناں کا آخری رکوع پڑھتے رہے۔ اور روزانہ روتے رہے
بالخصوص اس آیت کو بار بار پڑھتے اور روتے رہے

دینا صاحب لٹامن ازواجنا و ذریعتنا
قرۃ اعین و اجمعنا للمتقین اماما
اس کے بعد آپ سید ابوبکر صبح یعنی جب اسے
اس خواب کا ذکر کیا۔ تب سے جو تھے روز سومنی بخار
ہوا۔ اور اس میں ہی باقاعدہ فریاد پائی۔ آپ اپنی
دعاؤں میں جیسے آمین سلام اور ملائکہ کے لئے بھی دعا
کیا کرتے تھے۔ آپ کو تبلیغ کرنے کے لئے ہر مشورہ تھا
بڑی عمر میں آپ کی بیٹائی پر کچھ کمزور ہو گئی تھی۔

مسجد احمدیہ واقع دروزنہ لاہور رہا نہیں سکتے تھے۔
اس لئے اسلام آباد کی مسجد میں خود جمع پڑھتے
وہ مقامی مسجد کے امام الصلوٰۃ تھے۔ اور ایام
دو تھے۔ وفات کے وقت تقریباً ۷۷ سال عمر تھی
۵۷ سالہ بیمار بخار رہ کر ۱۹۵۷ء کو اس
جہان فانی سے نہضت ہو گئے۔ اور ۳۳ روز ہی
۱۹۵۷ء میں ۱۰ بجے بمقام ربوہ امانا و من
کریئے گئے۔

ان کا صاحب گورنمنٹ کالج میں ہوئی۔
حضرت شیخ موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر رحمت کی
آپ کی پیدائش محصلہ کے قریب گجرات میں ہوئی۔
انہ تعلق نے صرف یہ سید احمدیہ کو ہی توفیق
دی۔ کہ تمام خاندان میں سے سب سے اول اور نہایت عزیز
کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ یہ
ہیں سعادت بزرگ و نیرت۔
تا نہ بخشد خدا کے بخشدہ

۱۹۱۷ء میں جناب آخوند تک انہ تعلقے کا ہزار ہزار
شکر کیا کرتے تھے۔ کہ انہ تعلقے نے انہیں احمدیت
کی نعمت عطا کی اور ہمیشہ تبلیغ میں مشغول رہے۔ آپ
بڑے متقی پرہیزگار باحیا اور باخلاق انسان تھے۔ اور
سادہ عمر عظیم دین کی طرف توجہ رکھی۔
۱۹۱۷ء میں جناب بی بی نور بیگم کا مدخل امتحان پاس
کیا۔ اور اس میں بی بی نور بیگم کے ملازمت اختیار
کر لی۔ دیکھئے کہ چند سال ملازمت کے بعد آپ کئی اور حکموں
میں بھی خدمت سر انجام دیتے رہے اور بعد میں تجارت کا
پیشہ اختیار کر لیا۔ مگر تجارت میں نقصان ہوتا رہا۔ اس لئے آخر
عمر میں وہ بھی ترک کر دی۔ اور پھر کوڑھا لگا رہ کر رہے
عالم دلیکے زمانہ ہی میں دینی کتب کا مطالعہ تعلق کی حد تک
پہنچ چکا تھا۔ عربیہ عربیہ کا لٹریچر بھی زور پڑھا کرتے تھے۔
اور حضرت شیخ موعود علیہ السلام کی کتب بھی ساتھ ساتھ
پڑھا کرتے تھے۔

ان کا تعلق سے بی بی حسنینہ بالو گلاب خان صاحبہ اور بی بی
جواہر کوٹ میں رہا کرتے تھے کہ پاس گئے۔ وہاں حضرت
مولوی عبدالمصاحب رضی اللہ عنہ کے درس لے کر ان سے
بہت حائر رہے۔ ان کے علم و ادب اور حدیث کے متعلق حسن فہم پیدا
ہوئی۔ اگرچہ اس کے بعد بھی مخالفت کا اثر کچھ عرصہ تک قائم
رہا۔ آخر مولوی ہی تحریک جو ایک دورست قاضی سعید اللہ
صاحب آف شاہد رہ گئے انہیں کی۔ بالو گلاب خان صاحب
مومند اور انہیں احمدیت میں داخل ہونے کا باعث بنا
ہوئی۔ سعادت کے بعد ایک مجلس میں حضرت شیخ موعود علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی شخص کے استفسار پر سورۃ الدھر
کا چند آیات کی تشریح فرماتے تھے۔ حضور کو آیات کے
تسل میں حافظ قرآن شریف کی طرف توجہ ہوئی۔ اس
وقت حضور نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تم پڑھو۔
ان کو سورہت قرآن شریف پڑھنا نہ آتا تھا۔ لیکن اس
واقعہ کے بعد ان کو قرآن شریف کی طرف توجہ ہوئی۔

ترجمہ کے قرآن مجید اور حوالہ میں مترجم اور بغیر ترجمہ والی
منگوانے کیلئے صرف یہ تہیہ یاد رکھئے
مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

ترسیل ذرا اور انتظامی امور کے متعلق منیجر
الفضل کو خطاب کیا کریں۔

حکومت ہند - انتظامیہ کا مجرب علاج: بی بی ڈی کے ڈیڑھ روپیہ - ۸/۸ کھل خوراکی گیارہ تو لے لے جو دہ روپیہ - حکیم نظام جان اینڈ سنز گوہر والا

حکم کی صحت و مانع کی روشنی

بہت سی بیماریاں جو بچوں سے پیدا ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار اجزاء استعمال کرنے یا جسم کو کھڑکھڑا کر صحت یا عیاشوں میں اتنا متعلقہ کیا ہے۔ خوشبو میں صحت کے لئے بھی ہوتی ہیں۔ سادہ دہشت سے میاں پور کا علاج یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں پہننے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی رکھنا، جسم یا کپڑوں کا بدبودار اور کھٹانے کی نہیں۔ اور یہ بھی ہوتی ہے کہ اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیماریاں کو علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماریوں سے بچنے کے لئے اس کا ایسی علاج ہے جو صحت و صفائی اور خوشبو کا استعمال جو خوشبو کے کارخانے عام طور پر مستحقان میں رکھتے ہیں۔

ایسٹرن پرفیومری کمپنی

کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مستحقان سے لائے ہوئے عطر سے قیمت میں کم ہیں۔ خوشبو میں ایسے میں مختلف نرست درج ذیل ہے۔

عینسیل، کلاب، جس، فنا گل، شیو، حنا، عنبی، نیلوز، نجدی، کرنا، نوگس، شہلا، باغ، ہما، زشم، شہزاد، مویا قیمت پانچ روپے، آٹھ روپے، پندرہ روپے، بیس روپے، پچاس روپے، نو لاکھ روپے، دو لاکھ روپے، پندرہ لاکھ روپے، تیس لاکھ روپے، اور جو پندرہ روپے تو لے دیتے ہیں وہ میں روپے تو لے لیتا ہے۔ اور جو بیس روپے تو لے لیتے ہیں وہ میں روپے تو لے لیتا ہے۔

اس کے علاوہ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے تیار کردہ پیرٹ کے عطر عینسیل، کلاب، جس، جو، نو، ایولون، شامی، جان، نوبل، نشاط، اعلیٰ قسم کے ایکس پیرنیٹیشن دیتے ہیں۔

موسم سرما کے لئے ہمارا خاص تحفہ عنبی، عطر پندرہ روپے بی بی ڈی کے ڈیڑھ روپیہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ رطل جھنگ

تو دہ فطر زانا احمد رضا ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے پرنسپل ایم ایم سلمان لاہور

شہر زمانے میں، روح نشا طریب استعمال میں رہی ہے۔ اسے میں نے جو مینیا یا ہے جب اثرت کار کی جس سے روح تھا تو پھر روح نشا طریب کو زوت دینے اور تازہ کرنے میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ قیمت تو جتنا تک چھ روپے۔ نصف روپیہ گیارہ روپے۔ طیبہ عجائب گھر پورٹ بکس ۲۸۹ لاہور

حضرت مصباح موعود کا ارشاد

اس وقت تو ار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد بہر مومن کا فرض ہے۔ اس لئے آپ نے ملاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتہ روانہ فرمائیے رتبہ خوشخطی ہم ان کو مناسب تحفہ بھیج کر انہ کو دیں گے۔

عبداللہ الدین مسکن آباد دکن ۲۴۰۱۸ ۱۰-۱۱-۱۰ تا تیر صاحب ۹
۲۴۱۶۷ محمد اکمل صاحب ۹

ایسی قیمت اخبار ریل ۲۲ روپیہ میں ختم ہر قیمت اخبار بند لایہ مٹی اور ڈالر سال زیادہ کریں۔ اسی میں آپ کو فائدہ ہے۔ وی بی بی کی انتظار نہ کریں۔ اس میں آپ کو نقصان اور تکلیف بھی ہے۔

۲۲۰۱۲	محمد قاسم صاحب	۳۰ اپریل
۲۲۱۰۰	میاں محمد امین صاحب	"
۲۲۱۰۵	مظفر احمد صاحب	"
۲۲۱۲۲	چوہدری رحمت احمد صاحب	"
۲۲۱۲۳	چوہدری خیر الدین صاحب	"
۲۲۱۹۲	منشی محمد احمد صاحب	"
۲۲۱۹۵	صوفی سردار محمد صاحب	"
۲۲۱۹۶	منور احمد صاحب	"
۲۲۱۹۷	ڈاکٹر ایس جبین صاحب	"
۲۲۲۰۰	محمد جمال صاحب	"
۲۲۲۰۱	محمد اسماعیل صاحب	"
۲۲۲۰۲	ایلیچوہدری نصیر احمد صاحب	"
۲۲۲۰۴	منور احمد صاحب	"
۲۳۱۸۷	فضل حق صاحب	۱۵ مئی
۲۱۳۹۹	مکرم احمد صاحب	۳۰ اپریل
۲۲۲۳۶	محمد امین خان صاحب	"
۲۳۵۳۷	قریشی محمد انور صاحب	"
۲۴۰۵۷	محمد نواز صاحب	"
۲۳۶۶۵	شکر گوہر	"
۲۲۰۳۷	چوہدری مظفر احمد صاحب	"
۲۳۰۷۵	ناصر بشیر احمد صاحب	"
۲۳۴۳۹	پریم سنگھ پلور	"
۲۳۸۵۸	ظفر اللہ خان صاحب	"
۲۴۰۰۹	محمد اکبر صاحب	"
۲۴۰۳۲	چوہدری عاکم علی صاحب	"
۲۱۲۳۵	عبدالحق صاحب ناصر	"
۱۰۵۸۲	چوہدری احمد مختار صاحب	۵ مئی
۱۲۵۱۵	مکرم عبدالرحمن صاحب	"
۱۷۵۰۲	سلیم پور اوس	"
۲۱۳۷۵	میاں محمد اسماعیل صاحب	۷ مئی
۲۳۷۶۷	عبدالمجید صاحب	"
۲۴۰۱۳	مبارک احمد صاحب	"
۲۴۰۶۱	حافظ احمد علی صاحب	"
۲۳۵۶۰	شہزاد احمد صاحب	۱۲ اپریل
۲۱۸۳۹	چوہدری مظفر احمد صاحب	۱۵ مئی
۲۲۱۹۱	محمد اسلم صاحب	"
۲۳۳۵۲	محمد منظور احمد صاحب	"
۲۴۲۷۲	عبدالقادر صاحب خادم	۳ اپریل
۲۴۲۷۲	ضیاء احمد صاحب	۳ مئی

مکو ناپکیس پلوز کیا ہیں؟

مکو ناپکیس پلوز پشیا کی جملہ امراض اور موزی بیماریوں کا واحد تریاق ہیں۔ یہ بہتر مکی کمزوری کو دور کر کے بے سہاقتی سے لگتی ہیں قیمت مکمل کو رس لیا کہ ہر جگہ کیلئے آواز دے ملنے کا پتہ:۔ اور عینتر اینڈ پینٹی D/3262 محلہ تولیاں کوہہ میانگہ لاہور

شہنشاہ دین توریہ، مسلمان شاعری کا جھنڈا اتار دے + احمدیت کا لیے پاک اور نڈر قرعہ جمان + امن اور انسانیت کا لقب

صور اسرافیل

توریک کی پہلی پیشکش ہے جس میں احمد کو ایک اذکے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اور اب اسلام میں ارتداد کی تمرا ان کی دوسری لاجواب تصنیف ہے جس میں نام بہاد علماء کے باطل نظریات کی تبلیغ کو لے کر رکھی گئی ہے ہر گھرانے میں ان کتب کا ہونا اذہم ضروری ہے۔

صور اسرافیل جلد اولی کاغذ ۲۲ روپے احمدیہ کیلنڈر ۸-۰-۰
اسلام میں ارتداد کی تمرا ۲ روپے اصحاب احمد جلد ۰-۱۲-۳

ملنے کا پتہ:۔ مکینہ تحریک بالمقابل ۱۶۰ انارکلی لاہور

عریاق اھل حرم صالح ہو جتے ہو یا پچھوت ہو جتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کو رس ۲۵ روپے دو اخان نور الدین جو ہا مل بلڈنگ

سیاسی انتشار ایشیائی ممالک کی کمزوری کا باعث ہے

اگرچی وزیر خارجہ مسٹر اچھی سن کا پیام

دانشگاہ ۲۴ مارچ - امریکی وزیر خارجہ مسٹر اچھی سن نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ - شمالی افریقہ اور جنوبی ایشیا کے علاقوں میں سیاسی انتشار ان علاقوں کی کمزوری کا باعث ہو رہا ہے۔

ایوان نمائندگان کی مصروف کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر اچھی سن نے مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا اور شمالی افریقہ کو آزاد دنیا کے اہم علاقوں سے تعبیر کیا۔ مسٹر اچھی سن نے ان ملکوں کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے - ان کے اہم جزو خالص مذہب ذیل ہیں - ایشیائی ملکوں کے عام مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر اچھی سن نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے اکثر ممالک کو متعلقہ کماقتصادی و عسکری تحفظ حاصل ہے اور ان میں سے کئی ممالک نام نہاد غیر جانبداری کی پالیسی کی ترغیب کی وجہ سے بے عملی کا شکار ہو گئے ہیں۔ امریکی کے اقتصادی ادارہ کے پروگراموں نے ان ملکوں میں بالعموم اور مشرق وسطیٰ میں بالخصوص اقتصادی استحکام کی طرح رکھدی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ ممالک اقتصادی اعتبار سے اس قدر کمزور ہیں کہ وہ اپنی عسکری اہمیت کے مطابق دفاعی قوت رکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ ان ملکوں میں عدم تحفظ کا احساس اکثر اکیوں اور انتہا پسند فوج مزبذات رکھنے والوں کے لئے ایک زہریلے زمین خاں کرتا ہے۔

پنجاب میں تمام سرکاری زمینیں عارضی کاشتکاری کے لئے دی جائیں گی

لاہور ۲۴ مارچ - سرکاری اطلاع منظر ہے۔ حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صوبے میں تمام سرکاری اراضی حسب دستور سابق عارضی کاشتکاری کے لئے دی جائے۔ اگرچہ انڈیا کے کوئی زمین پٹے پر نہیں دی جائے گی۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ جن مہاجر اور مقامی مزارعوں کے پاس زمینیں نہیں ہیں۔ اور جنہیں سرکاری زمینیں عارضی کاشتکاری کی بنا پر دی گئی ہیں۔ انہیں اجرت نامہ پر لے۔ اور ایسے کاشتکار بھی (خواہ وہ مہاجر ہوں یا مقامی) کھسپ جائیں۔ جو زمینیں دینے کی سیم کے ماتحت زمینوں کے الٹ ہونے سے زمینوں سے محروم ہو جائیں گے۔ اس فیصلے کے مطابق جن لوگوں کو سرکاری زمینیں ملی ہوئی ہیں۔ ان کے پاس زمینیں بدستور رہیں گی۔ بشرطیکہ وہ خود کاشتکاری کرتے ہوں۔ ۲۰ ان کی ملکیت میں اگر کوئی زمین ہے۔ یا آباد کاری کی سیم کے ماتحت انہیں زمینیں الاٹ ہوتی ہیں۔ وہ ۱۰۰ فوٹ سے زیادہ نہ ہوں۔ اور بشرطیکہ ان کے پاس کسی اور جگہ کوئی مزارعیتیں ہوں۔

اور سولہ مارچ - ڈیٹاٹک - ناروے اور سوئیڈن کے زمینوں پر غور کر رہے ہیں۔ ڈیٹاٹک کے خاتمہ کے بعد کوریام ایک سٹیٹس ٹریڈنگ کمپنی قائم کیا جائے۔ آجکل یہ تین ممالک کوریام اپنے اپنے لیے طبی ادارے چلا رہے ہیں۔ یہ مجوزہ مشترکہ ہسپتال بنانے کے لیے

ایک استاد کی سربراہی نے پر دو سال قید کی سزا

لاہور ۲۴ مارچ - سراج سراج نے ایک سولہ سالہ لڑکے محمد امین کو ریوڑ خور ۲۳ مارچ ۱۹۵۰ء کو تھریوٹ پاکستان کی ایک ممال قید کی سزا کا حکم دیا۔ - استغاثہ کی کہانی یہ بیان کرتی ہے کہ اس لڑکے کے روز گنگ محل سکول کے ۵۰ طلبہ سکول کے سامنے گراؤ میں ڈرل کر رہے تھے۔ محمد امین نے سزا ہی ایک دکان پر کھڑا تھا۔ اس سکول کے ایک شیخ سراج محمد یعقوب

مردم کے قریب سے گذر رہے تھے کہ طرم اباس نے انہیں گالی نکالی۔ جب اس طرح صاحب نے اسے دیکھا تو اباس ان پر پل پٹا اور ٹانگ کے تل پر انہیں زمین پر گرا دیا اور سربراہ جبکہ ۵۰ طلبہ ڈرل کر رہے تھے ان کے سامنے اس طرح کی بے عزتی کی۔ لوگ درمیان میں آئے اور اس طرح صاحب کو ایسا سچھڑا دیا کچھ دیکے چند پولیس کو رپورٹ کی گئی تو پولیس نے طرم کو گرفتار کیا۔

فاضل محترم نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ۵۰ طلبہ کے سامنے سکول ٹیچر کے ساتھ یہ رویہ اختیار کرنا ایک ایسا فعل ہے جس کے ارتکاب سے دلچسپی قائم نہیں رہ سکتی۔ میں اس میں کوئی سمجھتا ہوں کہ اس میں طرم کے خلاف سخت سے سخت رویہ اختیار کرنا چاہئے۔

بھارت کیلئے نیابار پر دراجہاز

لڈان ۲۴ مارچ - بارہ روزہ ٹورڈ لا جہاز بھارتیہ میں پش پش انڈین سٹیٹ ٹریڈنگ کمپنی کے لئے بنا دیا ہے۔ ہونہ لٹس کے دوران میں اس کی رفتار ۱۶ ماٹیک پیچ جلی ہے۔ اس جہاز کا طول ۵۶ فٹ اور عرض ۲۲ فٹ ہے اور ۲۰۰ ٹن مال لے جاسکتا ہے۔ یہ کھلے ہوئے عرشے والا جہاز ہے جس میں تیل کے دو بڑے ٹنکے ٹیک بھی ہیں اس میں سب سے آگے ٹنکے کا ایک ہے۔ (اسٹار)

جرمنی افواج کو مضبوط نہ کیا جائے

برلن کا امن خطرے میں چٹھانٹیکا پیرس ۲۴ مارچ - امریکہ - جو طانیہ اور فرانس کے مابعدوں نے کہاں روس کو جس کے مستقبل سے متعلق جرمنی حوالہ کیا ہے اس میں روس کو صاف صاف مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ جنوں بڑے اتحادی جرمنی کی فوج کے اجراء کے خلاف ہیں کیونکہ وہ مستقبل میں یورپ کا امن سبب درہم برہم کر سکتے ہیں اس سبب میں جرمنی سے فرانس کا فوجی تعاون جھکتا ہے۔ تینوں اتحادیوں کا یہ نوٹ روس کی دس مارچ کی بادداشت کا جواب ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جرمنی فوج کو زیادہ سے زیادہ یورپی فوج میں مدغم کیا جاسکتا ہے۔

روسی امریکی راڈر کا معائنہ کر رہے ہیں

لڈان ۲۴ مارچ - ایک اطلاع منظر ہے کہ روس کے راڈر کا طیاروں کے بائٹک ٹاک کوریام میں توپوں کے ڈیڑھ ماہ سے تصافوں کی نائنس کر رہے ہیں۔ یہ راڈر امریکی سپر اور ٹھنڈا جیٹ طیاروں سے حاصل کئے گئے ہیں (ڈیٹاٹک) دانشگاہ ۲۴ مارچ - ہڈی دلوں کے طلائ پہل میں افواہی فضائی جنگ کا آغاز زامیان میں کیا جا رہا ہے۔ طیارے اس عزم سے لئے کہ وہ انہما کی ٹھنڈا کورس ل کر رہے گئے۔ دوئی کو ہڈی دلوں کی غوری موت کا نام دیا جاسکتا ہے۔ (اسٹار)

جرمٹاؤ اور خالص سونے کے زیورات

غنی مسز جیولرس

۱۲۲ - انارکلی لاہور سے خریدیں - پروپرائیٹری ملک عبدالغنی احمدی

تصیح ڈرامیکل آرت ڈیٹاٹکس ڈیٹاٹکس اینڈ نارم جنرل جیولرس اور ڈیٹاٹکس کے دستیار میں لادو پچھوں کی صفات میں قیمت ۱۰۰ روپے یا اس سے کم بلحاظ مال درج ہونے سے وہ بھی نقد نوٹ کر لیا جائے۔ اور افضل ٹورڈ ۲۴ مارچ ۲۵ میں قیمت غلط کھٹی گئی ہے اصل قیمت ۱۰۰ روپے یا اس سے کم بلحاظ مال ہے